روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲/۷۷ | اتوار ۱۴۔ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ، ۱۳۔ تبوک ۱۳۷۱ ہش، ۱۳۔ ستمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صحت کے بارہ میں تازہ اطلاع اور خصوصی دعاؤں کی درخواست

ربوہ: ۱۲ ستمبر۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر ضلع فیصل آباد کی صحت کے بارہ میں آج کی اطلاع مظہر ہے کہ گو بخار اب نہیں ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ بلغم بھی ابھی دور نہیں ہوا کھانسی بھی ہے۔ محترم ڈاکٹر ولی محمد صاحب نے معائنہ کیا جس کے بعد بعض ٹیسٹ تجویز کئے گئے ہیں۔ ان کے بعد مزید علاج ہوگا۔

احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جو خیالات وسوسہ کے رنگ میں دل میں گذرتے ہیں اور ان پر کوئی عزم اور ارادہ انسان نہیں کرتا ان پر مؤاخذہ نہیں ہے۔ لیکن جب کوئی خیالِ بد دل میں گذرے اور انسان اس پر مصمم ارادہ کر لے تو اس پر مؤاخذہ ہوتا ہے اور وہ گناہ ہے۔ جیسے ایک اُچکا دل میں خیال کرے کہ فلاں بچہ کو قتل کر کے اس کا زیور اُتار لوں گا تو گو قانونی جرم نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مجرم ہے اور سزا پائے گا۔ یاد رکھو دل کا ایک فعل ہوتا ہے مگر جب تک اس پر مصمم ارادہ اور عزیمت نہ کر لے اس کا کوئی اثر نہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۴۷۵-۴۷۶)

"ہماری غرض مدرسہ کے اجراء سے محض یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جاوے۔ مروجہ تعلیم کو اس لئے ساتھ رکھا ہے کہ یہ علوم خادم دین ہوں۔ ہماری یہ غرض نہیں کہ ایف۔ اے یا بی۔ اے پاس کر کے دنیا کی تلاش میں مارے مارے پھریں۔ ہمارے پیشِ نظر تو یہ امر ہے کہ ایسے لوگ خدمت دین کیلئے زندگی بسر کریں۔ اور اسی لئے مدرسہ کو ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ شاید دینی خدمت کیلئے کام آسکے۔ مشکل یہ ہے کہ جس کو ذرا بھی استعداد ہو جاوے وہ دنیا کی طرف جھک جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۵۷۲-۵۷۳)

ذکر اللہ کے نتیجہ میں اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث)

انسان کے لئے دو راستے کھلے ہیں۔ ایک وہ راستہ ہے جو جہنم کی طرف لے جانے والا ہے۔ اور ایک وہ راستہ ہے جو خدا تعالیٰ کی جنتوں کی طرف لے جانے والا ہے جو راستہ اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والا ہے وہ امن کا راستہ، وہ سلامتی کا راستہ، وہ اطمینان قلب کا راستہ، وہ تسکین قلب کا راستہ ہے۔ اسی واسطے (صاحب ایمان) جو خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق رکھنے والا اور اس کی صفات کو سمجھنے والا ہے وہ جانتا ہے کہ... "ذکر اللہ" کے نتیجہ میں اطمینان قلب حاصل ہو سکتا ہے۔ اور (صاحب ایمان) اسے حاصل کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی جماعتوں پر کشائش اور فراخی اور خوشی اور دنیوی اعتبار سے مسرتوں کے دن بھی آتے ہیں۔ اس وقت بھی وہ ہنس رہے ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی جماعتوں پر امتحان کے دن بھی آتے ہیں آزمائش میں سے بھی ان کو گذرنا پڑتا ہے اور وہ خدا کے لئے اس آزمائش کو مسکراتے چہروں کے ساتھ سہہ جاتے ہیں اور پھر وہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرتے ہیں یہ آزمائش دنیا کی نگاہ میں سختی کے دن ہیں لیکن (صاحب ایمان) کی نگاہ میں خدا تعالیٰ کے قرب کو زیادہ حاصل کرنے کا زمانہ ہے اور خدا تعالیٰ کے قرب کو زیادہ حاصل کرتا ہے (صاحب ایمان)

... لغت عربی ذکر کے معنی کرتے ہوئے یہ بیان کرتی ہے کہ ذکر زبان سے بھی ہوتا ہے اور دل کے ساتھ بھی کیا جاتا ہے۔ زبان سے ذکر کرنے کے لئے ہمیں کہا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کا وِرد کرو۔ خدا تعالیٰ کی تقدیس کرو۔ تحمید کرو اور اسے ہر نقص سے پاک قرار دو۔ زبان کے ساتھ اقرار کرو۔ اپنے نفس کے سامنے بھی اور دنیا کے سامنے بھی کہ جس اللہ پر ہم ایمان لائے ہیں۔ وہ قدوس ذات ہے۔ وہ ہر قسم کے نقص اور عیب اور کمزوری اور برائی سے پاک ذات ہے۔ کسی قسم کی کمزوری اور برائی ہمارے اللہ کی طرف منسوب ہی نہیں ہو سکتی اور ہر قسم کی تعریف کا سرچشمہ بھی وہی ہے یعنی جہاں کہیں کسی اور میں ہمیں کوئی تعریف کے قابل چیز نظر آتی ہے اس کا سرچشمہ اور منبع خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور تمام محامد

باقی صـ ۷ پر

درخواستِ دعا

امراض قلب کے معروف ماہر ڈاکٹر مکرم کرنل مسعود الحسن صاحب راولپنڈی سے تحریر کرتے ہیں کہ:

خاکسار کی والدہ محترمہ بیگم صاحبہ میجر منظور الحسن صاحب جون ۱۹۹۱ء میں والد صاحب کی وفات کے بعد بیمار ہو گئی تھیں۔ آپ ان دنوں چند یوم کے لئے امریکہ اپنی بیٹی کے پاس گئی ہوئی ہیں اور وہاں زیادہ علیل ہو گئی ہیں۔ دل اور سانس کی تکلیف سے ہسپتال میں داخل ہیں اور ابھی تک تسلی بخش خبر نہیں آئی۔ لہٰذا بہت تشویش ہے خاکسار تمام بزرگوں دوستوں بھائیوں اور بہنوں سے درد دل کے ساتھ عاجزانہ درخواست دعا کرتا ہے کہ مولیٰ کریم اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے جلد میری والدہ صاحبہ کو کامل و عاجل شفا دے۔

تقریب شادی

مکرم عبد القیوم پاشا صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم عبد الحمید خان صاحب ربوہ کا نکاح ہمراہ محترمہ یاسمین طاہرہ صاحبہ بنت مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب دار العلوم وسطی ربوہ مورخہ ۲۱۔ اگست ۱۹۹۲ء کو مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر نے دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ دوسرے روز ایوان محمود میں دعوت ولیمہ کے بعد مکرم صوفی بشارت الرحمن صاحب نے شادی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

اعلانِ ولادت

رفیق احمد ناصر صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کو مورخہ ۱۹۔ اگست ۱۹۹۲ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عتیق احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ بچہ کو درازی عمر عطا فرمائے اور خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۳۔ تبوک ۱۳۷۱ ہش ۱۳۔ ستمبر ۱۹۹۲ء

والدین کی نیکی

اولاد کی بہتر تربیت کرنے کی ضرورت سے تو کسی کو انکار ہو ہی نہیں سکتا ۔ یہ بات کہتے تو لوگ سُنے جائیں گے ۔ کہ موقعہ ہی نہیں ملتا بچوں کی طرف دھیان دینے کا ۔ مصروفیت اتنی زیادہ ہے کہ نہ بچوں کے ساتھ وقت گذار سکتے ہیں نہ ان کی دیکھ بھال کر سکتے ہیں ۔ ہاں یہ بات تو کہتے لوگ ملیں گے لیکن کبھی کسی نے یہ نہیں کہا کہ کیا ضرورت ہے ۔ بچوں کی تربیت کی ۔ ہمیں تو اس بات کی پرواہ کرنے کی حاجت نہیں ہے ۔ نہیں ۔ ایسا کوئی نہیں کہتا ۔ اگر بچوں کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا یا نہیں دیا جا سکتا تو اسے اپنی ذاتی کمزوری ہی گردانا جاتا ہے ۔ جب کسی بڑے یا بڑے اچھے آدمی کی اولاد اچھی نہ ہو تو لوگ یہی کہتے ہیں ۔ اپنے کاموں میں اتنا مصروف رہتا ہے کہ بچوں کی طرف دھیان ہی نہیں دیتا ۔

یہ تربیت تو ایسی ہے جو بچوں کو ہر اچھی بات بتا کر رہنمائی کے ذریعہ کی جاتی ہے ۔ ہر موقعہ پر انہیں بتایا جاتا ہے کہ انہیں کیا کرنا ہے اور کس طرح کرنا ہے ۔ ان کو ادب بھی اسی طرح سکھایا جاتا ہے اور یہ طریق ہے بھی بہت ضروری ۔ ہر قدم پر انکی رہنمائی کی جائے اور ہر بات کے متعلق انہیں بتایا جائے کہ کس طرح کریں ۔ اور پھر انہیں نتائج سے بھی آگاہ کیا جائے ۔ قبل از وقت بھی اور نتیجہ نکلنے کے بعد بھی ۔

لیکن تربیت کا ایک اور طریق ہے اور وہ ہے اپنے آپ کو بہتر سے بہتر بناتے چلے جانے کا ۔ اور یہ طریق پہلے طریق سے بھی زیادہ مؤثر ہے ۔ اور زیادہ مفید بھی ۔ بچہ باپ کو ۔ یا بڑوں کو ۔ دیکھتا ہے کہ وہ کیا کرتے ہیں اور ان کی نقل کرتا ہے ۔ کہتے ہیں نا کہ بچے کو ایک ہیرو کی ضرورت ہوتی ہے ۔ باپ ہو ۔ بڑا بھائی ہو ۔ بڑی عمر کا دوست ہو ۔ وہ دیکھتا ہے اور انہی کی طرح کام کرنے کی عادت ڈال لیتا ہے ۔ لیکن اپنے آپ کو بہتر بنانے کا ایک اور بھی نتیجہ نکلتا ہے اور وہ سب سے اہم نتیجہ ہے ۔ وہ یہ ہے کہ بچے خدا تعالیٰ کی نگاہ میں آ جاتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ ان پر رحم کی نظر کرتا ہے ۔ اس لئے نہیں کہ وہ خود اچھے ہیں بلکہ اس لئے کہ ان کے ماں باپ اچھے ہیں ۔ یعنی والدین ۔ اچھے والدین کا لحاظ کرتے ہوئے ۔ اللہ تعالیٰ بچوں کا خیال رکھتا ہے ۔ خود ان کی حفاظت اور ان کی مدد کے سامان پیدا کر دیتا ہے ۔ بعض اوقات لوگوں کو غلطی بھی لگتی ہے کہ بچے اتنے اچھے تو نہیں لیکن خدا تعالیٰ کا اتنا اچھا سلوک ۔ لیکن حقیقت یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اچھا سلوک انکے والدین کی نیکی کی وجہ سے ہوتا ہے ۔ یہ طریق ضرور اختیار کیجیے ۔

امتیازِ این و آں سے دُور ہوتے جائیے
چھُپ کے تاریکی میں یکسر نُور ہوتے جائیے
کام کیجے کام سے ہو جائیں گے سب آشنا
آپ جس حد تک بھی ہو مستُور ہوتے جائیے

ابوالاقبال

○

جس کو ہے احساسِ محرومی وہی محروم ہے
مَیں قناعت کا ہوں رسیا یہ مرا مقسوم ہے

تم مجھے جو منہ میں آئی کہہ گئے ، کہتے رہے
مَیں ہمیشہ چُپ رہا ہوں یہ تمہیں معلوم ہے

یہ نہ سمجھیں آپ غُرّانے سے مَیں دَب جاؤں گا
میری فِطرت میں مقامِ خوف ہی معدوم ہے

رات دِن جہدِ مسلسل میں جُتا رہتا ہوں میں
میرا جسمِ ناتواں لاچار ہے مظلوم ہے

میری آنکھیں دیکھتی ہیں اک صدی کے واقعات
لمحہ لمحہ سانحہ کے طور پر مرقوم ہے

مَیں یُونہی چلتا رہوں گا کارواں کے ساتھ ساتھ
ہر قدم کی چاپ میرا شعر ہے منظوم ہے

تم مری رفتار سے چلنا تو پہلے سیکھ لو
جانتے ہو تم تعاقب کا یہی مفہوم ہے

کاٹ دو میرے پَروں کو روک لو تم میری رَہ
اپنی منزل پر پہنچ جانا مرا مقسوم ہے

کل جسے سونپی گئی تھی خدمتِ خلقِ خدا
آج وہ خادِمِ خدا کے فضل سے مخدوم ہے

دے تو کیوں دے اور نہ دے تو کیوں نہ دے مجھکو نسیم
راز سربستہ ہے یہ اور یہ اسے معلوم ہے

نسیم سیفی

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتوں کو وقف جدید کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

"یہ تحریک اللہ نے چاہا تو ایک لمبی چلنے والی تحریک ہے اور بہت ہی نتیجہ خیز ثابت ہوگی ...... مَیں امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعتیں جو اس تحریک کے فوائد سے غافل رہنے کی وجہ سے اس میں ہلکا سا حصہ لیتی رہی ہیں ۔ اب اس تحریک میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں گی ۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

تقدیر کی بات

تقدیر کے نزول کے وقت استعمالِ اسباب جائز ہیں یا نہیں؟

اب میں یہ بتاتا ہوں کہ جب تقدیر جاری ہوتی ہے تو بندہ کو اسباب کے استعمال کی طاقت ہوتی ہے یا نہیں۔ اور اگر طاقت ہوتی ہے تو پھر اسباب کے استعمال کی اجازت ہوتی ہے یا نہیں۔ اسکے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ جو تقدیر جوارح پر جاری ہوتی ہے اسکے مقابلہ میں انسان کو استعمال اسباب کی طاقت نہیں ہوتی۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کی زبان کو جب خاص الفاظ استعمال کرنے کا حکم ہوا تھا ان کو طاقت نہ تھی کہ دنیا کے کسی سامان کو بھی استعمال کر کے وہ اپنی زبان کو اس فقرہ کے بولنے سے روک سکتے یا اس کافر کے ہاتھ پر جب تقدیر جاری ہوئی کہ شل ہو کر گر جاوے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ نہ کر سکے اسکی طاقت نہ تھی کہ اسکے خلاف کچھ کر سکے۔ اسی طرح جب دل پر تقدیر جاری ہوتی ہے تو اس تقدیر کیخلاف انسان کا میلان ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن جو تقدیریں کہ خود انسان کے قلب اور جوارح پر جاری نہیں ہوتیں بلکہ دوسروں پر جاری ہوتی ہیں یا اسکے جسم کے ایسے حصوں پر جاری ہوتی ہیں جن کا کام طبعی ہے اُسکے ارادہ کے ماتحت نہیں ہے۔ اس وقت ایسے اسباب کے استعمال کی طاقت ہوتی ہے۔

ایسی حالت میں پھر دو صورتیں ہوتی ہیں۔ اوّل یہ کہ اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے تقدیر نازل ہوئی ہے۔ دوم وہ حالت کہ اسے معلوم ہی نہیں ہوتا کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی تقدیر نازل ہوئی ہے۔ جب اسے معلوم ہی نہیں ہوتا کہ تقدیر نازل ہوئی ہے اس وقت اگر یہ اسباب استعمال کرتا ہے تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ لیکن جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے یہ تقدیر نازل کی ہے تو اس وقت اسکی دو حالتیں ہوتی ہیں یا تو اسکو خود اللہ تعالےٰ ہی کی طرف سے بعض اسباب یا کل اسباب کے استعمال کرنے کا حکم ہوتا ہے یعنی تقدیر تو ہوتی ہے مگر ان اسباب سے معلق ہوتی ہے مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فتح پانا مقدر ہو چکا تھا۔ مگر وہ تقدیر معلق تھی جنگ کے ساتھ۔ پس ایسے وقت میں بندہ کے لئے فرض ہوتا ہے کہ بعض یا کل اسباب کو استعمال کرے۔ لیکن کبھی یہ ہوتا ہے کہ تقدیر جاری ہوتی ہے۔ اور حکم ہوتا ہے کہ اسباب استعمال نہ کرے۔ اگر کرے گا تو اس کو نقصان پہنچے گا۔ اور اللہ تعالےٰ کی ناراضگی ہوگی اور اسکی غرض یہ ہوتی ہے کہ بندہ کو بتایا جائے کہ خدا تعالےٰ بغیر اسباب کے بھی کام کر سکتا ہے

اسکی مثال میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔ ایک دفعہ آپ کو کھانسی کی شکایت تھی۔ مبارک احمد کے علاج میں آپ ساری ساری رات جاگتے تھے۔ میں ان دنوں بارہ بجے کے قریب سوتا تھا۔ اور جلدی ہی اٹھ بیٹھتا تھا۔ لیکن جب میں سوتا اس وقت حضرت صاحب کو جاگتے دیکھتا اور جب اٹھتا تو بھی جاگتے دیکھتا۔ اس محنت کی وجہ سے آپ کو سخت کھانسی ہو گئی۔ ان دنوں میں ہی آپ کو دوائی وغیرہ پلایا کرتا تھا۔ اور چونکہ دوائی کا پلانا میرے سپرد تھا۔ اسلئے ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق ایسی باتوں پر جو کھانسی کے لئے مضر ہوں ٹوک بھی دیا کرتا تھا۔ ایک دن ایک شخص آپ کے لئے تحفہ کے طور پر کیلے لایا۔ حضرت صاحب نے کیلا کھانا چاہا۔ مگر میرے منع کرنے پر کہ آپ کو کھانسی ہے آپ کیوں کیلا کھاتے ہیں۔ آپ نے کیلا مسکرا کر رکھ دیا۔ غرض چونکہ میں ڈاکٹروں کی ہدایت پر عمل کراتا تھا۔ اور تیماردار تھا۔ آپ میری بات بھی مان لیتے تھے انہی دنوں ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب حضرت صاحب کے لئے فرانسیسی سیب لائے۔ جو اتنے کھٹے تھے کہ کھانسی نہ بھی ہو تو ان کے کھانے سے ہو جائے۔ لیکن حضرت صاحب نے تراش کر ایک سیب کھانا شروع کر دیا۔ میں نے منع کیا۔ لیکن آپ نے نہ مانا اور کھاتے چلے گئے۔ میں بہت کڑھتا رہا کہ اس قدر کھانسی کی آپ کو تکلیف ہے مگر پھر بھی آپ ایسا ترش میوہ کھا رہے ہیں۔ لیکن آپ نے پرواہ نہ کی اور سیب کی پھانکیں کر کے کھاتے گئے۔ اور ساتھ ساتھ مسکراتے بھی گئے۔ جب سیب کھا چکے تو فرمایا تمہیں نہیں معلوم مجھے (ـــــ) ہوا ہے کہ کھانسی دور ہو گئی ہے۔ اور اب کسی احتیاط کی ضرورت نہیں۔ اسلئے میں نے اللہ تعالےٰ کے (ـــــ) کے ادب کے طور پر یہ سیب باوجود ترش ہونے کے کھا لیا ہے۔ چنانچہ اسکے بعد آپ کی کھانسی اچھی ہو گئی اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔

عطیہ خون
خدمت بھی ہے، عبادت بھی
ناظم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع

افکارِ عالیہ

" اس میں ایک بہت بڑا فلسفہ بیان فرمایا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی تلاش کا۔ ہر چیز جس کی دنیا میں جستجو کی جاتی ہے اس کی جستجو کے اپنے ڈھنگ ہوتے ہیں، اپنے آداب ہوتے ہیں، اپنے اسلوب ہوتے ہیں۔ تیل والے بھی خدا کی ایک نعمت کی جستجو کرتے ہیں، جب وہ زمین کی تہ سے تیل کے خزانے دریافت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دھاتوں کی تلاش کرنے والے بھی جستجو کر رہے ہوتے ہیں اپنے رب کی ایک نعمت کی۔ پانی کی تلاش کرنے والے بھی ایک نعمت کی جستجو کرتے ہیں، ہیرے جواہرات کی تلاش والے بھی جستجو کرتے ہیں۔ لیکن ہر ایک کا ایک اپنا اسلوب ہے، ایک الگ ڈھنگ ہے۔ آوازیں دے کر تو تیل کے زیر زمین چشموں کی آوازوں کا جواب نہیں آسکتا۔ ہر دھات کی اپنی ایک آواز ہے۔ اس دھات کی آواز کو سننے کے لئے اس آواز کو پہچاننے والے آلے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ ان ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے جو اس فن کو جانتے ہیں۔ اگر ان ماہرین کی طرف رجوع نہ کیا جائے اور براہ راست لاکھوں کروڑوں انسان بھی تیل کی تلاش میں نکل جائیں یا سونے اور ہیرے، جواہرات کی تلاش میں نکل جائیں ان کو وہ کامیابی نہیں ہو سکتی جب تک ماہر فن سے رجوع کر کے اس علم کو سیکھ نہ لیں۔"

" اس مضمون میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں جو ہزاروں لاکھوں انسان خدا کی تلاش میں بھٹکتے رہتے ہیں۔ کیوں ان کو خدا کی طرف سے جواب نہیں ملتا؟ انگریزی شعراء میں سے ایک شیلے ہے وہ دہریہ تھا۔ لیکن وہ اپنے متعلق لکھتا ہے کہ میں دہریہ بنا ہوں پوری تلاش کے بعد میں غاروں میں بھی گیا اور صحراؤں میں بھی گیا اور خوبصورت وادیوں میں بھی گیا اور میں نے اللہ کو پکارا اور کہا اے خدا۔ آ اور مجھ سے بات کر لیکن کسی خدا کی آواز مجھے نہیں آئی۔ پس میں دہریہ ہونے میں حق بجانب ہوں۔ اگر وہ تیل کی تلاش میں اسی طرح نکلتا اور آوازیں دیتا پھرتا کہ اے تیل کے چشمو! میں تمہاری آواز کو سننا چاہتا ہوں مجھ پر ظاہر ہو تو وہ تیل کی حقیقت سے بھی انکار کر دیتا کیونکہ اس نے ان رسومات کا حق ادا نہیں کیا جو رسومات ایک خاص چیز کی تلاش کے لئے لازمی ہوا کرتی ہیں۔ اسی طرح حال ہی میں روس کے خلائی سفر پیما جب اوپر گئے تو ان میں سے بعض نے بڑی تعلّی کے ساتھ گویا خدا کو آواز دی اور (میں قریب ہوں) کی کوئی آواز ان کو نہیں آئی۔ کیا وجہ ہے؟ اوّل تو خدا کو بلانے کا جو حق ہے، اس کی تلاش کا جو حق ہے وہ ادا نہیں کیا گیا۔ دوسرے وہ سنجیدگی اور خلوص ان آوازوں میں نہیں پایا جاتا تھا جو خدا کو پکارنے کے لئے ضروری ہے۔"

(الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۸۲ء صفحہ ۳)

وقف کے لئے وفا شرط لازم ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں:

" ایک دفعہ امریکہ میں ڈزنی لینڈ میں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں ایک RIDE ایسی تھی جس میں بہت ہی زیادہ خوفناک موڑ آتے تھے اور اس کی رفتار بھی تیز تھی اور اچانک بڑی تیزی کے ساتھ مڑتی تھی تو کمزور دل والوں کو اس سے خطرہ تھا کہ ممکن ہے کسی کا دل ہی نہ بیٹھ جائے، چنانچہ انہوں نے WARNINGS لگائی ہوئی تھیں کہ اب بھی واپس جا سکتے ہو، اب بھی واپس جا سکتے ہو اور پھر آخری ایک وارننگ تھی۔ سرخ رنگ میں کہ اب یہ آخری ہے اب واپس نہیں جا سکو گے۔ تو وہ بھی ایک گیٹ جماعت میں آنے والا ہے جب ان بچوں سے جو آج وقف ہوئے ہیں ان سے پوچھا جائے گا کہ اب یہ آخری دروازہ ہے پھر تم واپس نہیں جا سکتے اگر زندگی کا سودا کرنے کی ہمت ہے، اگر اس بات کی توفیق ہے کہ اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دو اور پھر کبھی واپس نہ لو پھر تم آگے آؤ ورنہ تم الٹے قدموں واپس مڑ جاؤ۔ تو اس دروازے میں داخلے کے لئے آج سے ان کو تیار کریں۔ وقف وہی ہے جس پر آدمی وفا کے ساتھ تادم آخر قائم رہتا ہے۔ ہر قسم کے زخموں کے باوجود انسان گھسٹتا ہوا بھی اسی راہ پر بڑھتا ہے۔ واپس نہیں مڑا کرتا۔ ایسے وقف کیلئے اپنی آئندہ نسلوں کو تیار کریں۔" (از خطبہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جکارتہ کانفرنس / حقوقِ انسانی

جکارتہ میں غیر وابستہ تحریک کی کانفرنس میں مختلف ممالک کے وفود نے اس بات پر اتفاق کیا کہ انسانی حقوق اور ماحولیات دو ایسے موضوع ہیں جو موجودہ وقت میں سامنے آرہے ہیں اور جو ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک میں تصادم کا باعث بن سکتے ہیں۔ یہ بات اس وقت سے شروع ہوئی ہے جب کہ سرد جنگ ختم ہوئی۔ ملائشیا کے وزیر خارجہ عبداللہ احمد بداوی نے کہا کہ امیر اور غریب ملکوں کے ناطے سے یہ دونوں باتیں مشکلات کا باعث بن سکتی ہیں۔ عبداللہ احمد نے اپنے اس خیال کا اظہار کیا کہ مغرب نے جو یہ بات کہی ہے کہ کسی ملک کو امداد دینے کے لئے دیکھا جائے گا کہ وہاں انسانی حقوق کی کس طرح پاس داری کی جاتی ہے اور ماحولیات کو آلودگی سے کس طرح محفوظ کیا جاتا ہے۔ یہ بات گذشتہ سال یورپین کمیونٹی میں اٹھائی گئی تھی۔ مسٹر بداوی نے کہا کہ ہم اس کی پرزور مخالفت کرتے ہیں۔ ماحولیات سے تعلق رکھنے والی تنظیموں نے ملائشیا کی اس بات پر مذمت کی ہے کہ وہاں جنگلات کو نہایت بے دردی سے کاٹا جا رہا ہے۔ اور جو قبائل وہاں رہ رہے ہیں ان کے لئے مشکلات پیدا کی جارہی ہیں۔ مسٹر عبداللہ احمد نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا کہ مغرب کا معیار تیسری دنیا کے ملکوں سے نہیں مانگا جا سکتا۔ جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک میں تو خاص طور پر ایسا نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ان علاقوں میں مذہب بھی مختلف ہیں اور ثقافتیں بھی مختلف۔

چھ روزہ کانفرنس میں انہی خیالات کا اظہار دیگر رہنماؤں نے بھی کیا۔ ہندوستان کے وزیراعظم نرسیما راؤ نے ترقی پذیر ممالک سے کہا کہ انسانی حقوق کا جو معیار ان پر تھوپا جا رہا وہ ہرگز تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ کسی معاشرے پر اس طرح کے خیالات تھوپے نہیں جا سکتے اور خاص طور پر ریاستوں اور معاشروں کا اس طرح آپس میں مقابلہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس چوٹی کانفرنس کے چیئرمین انڈونیشیا نے ایک ڈرافٹ ڈیکلریشن جسے چوٹی کانفرنس نے منظور کرنا تھا۔ میں کہا کہ انسانی حقوق کی پاسداری کو محض ایک بہانے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ انڈونیشیا نے نیدرلینڈ سے اس وقت امداد لینی بند کر دی تھی جب اس پر مشرقی تیمور فوج کے ذریعے قتل عام کا الزام لگایا گیا تھا۔ عبداللہ احمد نے کہا کہ اگر کوشش یہ کی گئی کہ امداد بند کر دی جائے تو غربت میں اضافہ ہو جائے گا۔ اور اس طرح غیر ممالک کو غریب ملکوں پر ہاتھ ڈالنے کا موقعہ ملے گا۔ بہت سے لوگوں کے لئے غربت ایک خاصا دلچسپ سیاسی مسئلہ بن گیا ہے۔

ترقی کاراز

بطروس غالی اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ اس صدی کا آخری چیلنج غربت کو دور کرنا ہے۔ چنانچہ غیر وابستہ تحریک کے اراکین نے گذشتہ منگل کے روز اس معاملے پر غور کیا اور سرد جنگ کے خاتمے کے بعد سے جو حالات پیدا ہوئے ہیں انکے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے پر گفت و شنید کی۔ انڈونیشیا کے صدر سہارتو نے دسویں چوٹی کانفرنس کا افتتاح کیا۔ اس کانفرنس میں ۱۰۸ ممالک شریک ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں سب کو اپنی اپنی کوششوں پر انحصار کرنا چاہیئے۔ اور اپنی ترقی اور بہبود کیلئے مغرب کی طرف نظریں نہیں دوڑانی چاہیئں۔ اگر کوئی ملک اپنے لئے ترقی چاہتا ہے تو اسے چاہیئے کہ اپنے ملک کے مسائل کو خود حل کرے اور مسائل کو حل کرنے کے بعد اپنی ترقی کیلئے پوری پوری کوشش کرے۔

یہ میٹنگ ایک ایسے ہال میں منعقد ہوئی جسکی عمارت پر دس کروڑ امریکی ڈالر خرچ آئے ہیں۔ صدر سوہارتو نے کہا کہ کسی شخص کو اپنی ترقی کے لئے دوسروں کی طرف دیکھنا چاہیئے۔ بطروس غالی جو اس سال اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے تھے نے کہا کہ سوویت بلاک کے ٹوٹ پھوٹ جانے کے باوجود اور اسی طرح مشرق اور مغرب کے تصادم ختم ہونے کی وجہ سے بھی غیر وابستہ تحریک اتنی ہی اہم ہے جتنی کہ آج سے ۳۱ سال پہلے تھی۔ جب اس کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس سے بھی آگے بڑھ کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ تحریک اب پہلے سے بہت زیادہ اہم ہو گئی ہے۔ اور لمحہ بہ لمحہ اور روز بروز یہ زیادہ اہم ہوتی چلی جارہی ہے انہوں نے اس سلسلے میں صدر بش کے نظام نو کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ دنیا سے غربت کو دور کئے بغیر کسی نئے نظام کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ صدر سوہارتو کی طرح انہوں نے بھی اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ اپنی غربت کے لئے دوسروں کو الزام دینا درست نہیں ہے۔ ترقی خود کی جاتی ہے۔ اور امن اور جمہوریت کے ساتھ اسے منسلک کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دوسروں کی طرف انگلیاں اٹھانے کی بجائے ہم سب کو اپنی طرف دیکھنا چاہیئے۔ ان دونوں راہنماؤں سے انڈونیشیا کے اس جذبے کی تعریف کی کہ انہیں ایک نئی صورت میں ابھرنا چاہیئے۔ لیکن سہارتو نے یہ بھی کہا کہ صنعتی ممالک کو چاہیئے کہ وہ ترقی پذیر ممالک کی مدد کریں۔ اس سلسلے میں قرضوں کی چھوٹ کی طرف اشارہ کیا گیا اور مغرب اور جاپان سے کہا گیا کہ وہ اپنے تجارتی محصولات کم کریں۔ یہ بات بھی کہی گئی کہ مشرقی یورپ اب اپنے لئے وہ امداد بھی حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے جو دیگر ترقی پذیر ممالک کو پہلے دی جاتی رہی ہے۔ سہارتو نے مشرق وسطیٰ سے متعلق کوئی خاص بات نہیں کی۔

چینی صحافی تائیوان میں

گذشتہ روز چین کے اٹھارہ صحافی تائیوان کے سات روزہ دورے پر تائی پی کے عالمی ائرپورٹ پر پہنچے تو وہاں تقریباً ایک سو تائیوانیوں نے مظاہرہ کیا۔ یہ وہ تائیوانی ہیں جو مکمل آزادی کے خواہش مند ہیں۔ خاصی تعداد میں پولیس موجود تھی۔ لیکن آپس میں تصادم نہیں ہوا۔ مظاہرہ کرنیوالے چیخ چیخ کر یہ کہہ رہے تھے کہ تائیوان کبھی بھی چین کا حصہ نہیں رہا۔

یہ صحافی چینی سرکاری نیوز ایجنسی ژنہوا اور پیپلز ڈیلی اخبار اور دیگر تنظیموں کے نمائندے تھے اور یہ ۱۹۴۹ء سے لیکر اب تک چینیوں کا سب سے بڑا صحافی گروپ ہے۔ جس نے تائیوان کا دورہ کیا ہے۔ مظاہرہ کرنے والے اس بات پر اصرار کر رہے تھے کہ ہمیں دوبارہ چین کیساتھ ملنے کا خیال قطعی طور پر ترک کر دینا چاہیئے اور اپنی آزادی کو مستقل بنانے کے لئے یہ اعلان کرنا چاہیئے کہ ہم اور چین کبھی ایک ملک نہیں رہے۔ یہ صحافی حکومت کے افسروں سے غیر رسمی طور پر ملتے رہے۔

جزیرہ ابوموسیٰ

ایران کے ایک نمائندہ نے کہا ہے کہ ایران نے متنازعہ جزیرہ ابوموسیٰ پر اسلئے فوری طور پر قبضہ کر لیا ہے کہ وہ امریکہ کے ان معاہدوں سے جو وہ خلیج کی ریاستوں کے ساتھ یکے بعد دیگرے کر رہا ہے اور جن کی بناء پر وہ ان علاقوں میں اپنی فوجی چوکیاں قائم کرنی چاہتا ہے۔ ایران کو خطرہ ہے۔ ایران اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ خلیج کے علاقے میں امریکی فوجی اثر بڑھ جائے۔ اسطرح تمام ریاستوں کیلئے خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اس نمائندہ نے بتایا کہ جزیرہ ابوموسیٰ کے قبضے میں لینے کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ امریکہ کو اس علاقہ میں اپنے قدم مضبوط نہ کرنے دئے جائیں یہ ان کے روکنے کا سبب بنے گا۔

ابوموسیٰ کے متعلق خلیج تعاون کونسل کے وزرائے خارجہ بھی گفت و شنید میں مصروف ہیں۔ اور ان کے سفراء بھی شام اور مصر کے وزراء کے ساتھ مل کر بات کر رہے ہیں۔

ایران نے اس بات کی مذمت کی ہے کہ امریکہ نے کویت، بحرین اور قطر کے ساتھ معاہدے کر لئے ہیں اور یہ اتحادیوں کے ساتھ مل کر عراق پر حملہ کرنے کے بعد کئے گئے ہیں۔ ان معاہدوں کے مطابق اکٹھی فوجی مشقیں ہو سکیں گی امریکہ اپنی فوج بھی یہاں رکھ سکے گا۔ اور جیسا کہ اسکا کہنا ہے ان علاقوں کی حفاظت بھی کرے گا۔ اگرچہ امریکہ ان علاقوں میں اڈے تو نہیں مانگتا لیکن اسوقت خلیج کے علاقے میں اسکی فوج کے چالیس ہزار سپاہی موجود ہیں۔ اسطرح کے معاہدے فرانس اور برطانیہ بھی کرنا چاہتے ہیں۔ ابوموسیٰ پر ایران کے قبضے کے بعد متحدہ عرب امارات اسکی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتے۔ سوائے اس کے کہ وہ جھگڑا مول لینا چاہیں۔ اس نے کہا کہ کویت میں امریکیوں کی موجودگی ایران سے صرف ۲۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس سے قبل ایران اور متحدہ عرب امارات شارجہ کا حصہ ابوموسیٰ کو کنٹرول کرتا تھا۔ اور یہ ۱۹۷۱ء کے معاہدے کے مطابق کیا جارہا تھا۔ اب جو کچھ ایران نے کیا ہے۔ متحدہ عرب امارات نے اس پر احتجاج کیا ہے۔

ابوموسیٰ کا رقبہ ۲۵ مربع کلومیٹر ہے اور یہ ہرمز کے ۸۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور اسکی آبادی ۷۰۰ ہے۔ یہ وہ علاقہ ہے جہاں سے دنیا کا ۱/۵ تیل دوسرے علاقوں کے لئے گزرتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگریزی ضرب الامثال

"ماہنامہ نگار پاکستان میں جسکے مدیر شہیر محترم ڈاکٹر فرمان فتحپوری صاحب ہیں کے اکتوبر ۱۹۹۱ء کے شمارہ میں مختلف ممالک کی ضرب الامثال شائع کی گئی ہیں۔ ہم ذیل میں انگریزی ضرب الامثال درج کرتے ہیں۔ امید ہے ہمارے قارئین اس سے محظوظ ہوں گے۔"

(ادارہ)

- عیش سے بھاگو اور یہ تمہارے پیچھے دوڑے گا۔
- حماقت اور علم اکثر اکٹھے رہتے ہیں۔
- بیوقوف اور مکرے آدمی اکثر قانون دانوں کو دولتمند بناتے ہیں۔
- بیوقوف کی جلدی میں پھرتی نہیں۔
- کبھی کبھی بیوقوف عقلمندوں کو صلاح دے سکتے ہیں۔
- معاف کرو اور فراموش کردو۔
- خوش قسمتی بہادر پر نظر الطاف کرتی ہے۔
- بری گائے سے بھی اچھا بچھڑا پیدا ہو سکتا ہے۔
- ایک بوڑھا بیل بھی سیدھی لکیر کھود سکتا ہے۔
- شہد کی مکھی کی طرح مشغول ہے
- شیشہ کی طرح شفاف ہے
- ایسا ناراض جیسا کہ وہ ریچھ ہوتا ہے جس کا سر زخمی ہو۔
- بڑے بہانوں کی نسبت بہانے نہ ہی کرنا اچھا ہے۔
- بری صحبت کی نسبت تنہائی بہتر ہے۔
- توڑنے کی نسبت موڑ لینا اچھا ہے۔
- نہ ہونے کی نسبت بدیر ہونا بہتر ہے۔
- برائی کرنے کی نسبت برائی کا برداشت کرنا بہتر ہے۔
- خون پانی کی نسبت گاڑھا ہے۔
- کیا ایک چوہا بلی پر عاشق ہو سکتا ہے
- پہلے ریچھ کو پکڑ لو۔ اور پھر اس کی کھال کا سودا کرو۔
- لگاتار قطروں کے گرنے سے پتھر گھس جاتے ہیں۔
- رسم و رواج جاہل کا راہنما ہے۔
- کام پھل ہیں اور لفظ پتے ہیں۔
- جو آج ہو سکتا ہے اُس کو کل پر مت ڈالو۔
- ہیرے سے ہیرا کٹتا ہے۔
- ایسا سلوک کرو جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ تم سے کیا جاوے۔
- اناڑی کاریگر اپنے ہتھیاروں سے لڑتا ہے۔
- گنجا سر جلدی مونڈا جاتا ہے۔
- اندھا آدمی شیشہ دیکھ کر تمہارا شکریہ ادا کرے گا۔
- طامع آدمی کسی کے لئے اچھا نہیں مگر اپنے لئے برا ہے۔
- ٹوٹی گھنٹی کبھی اچھی آواز نہیں دے سکتی۔
- جو خطرہ پہلے ہی نظر آجاوے اُس سے آدھا بچاؤ ہو سکتا ہے۔
- لفظوں کی بوچھاڑ اور مطلب کا بگاڑ
- جس گناہ سے عذر کیا جاوے اس کو گویا دوبارہ سرزد کیا۔
- ایک بیوقوف اور اُس کا روپیہ جلدی ہی جدا ہو جاتے ہیں۔
- ایک دوست کا گھورنا بیوقوف کے مسکرانے سے بھلا ہے۔
- ایک عمدہ نام جتنی دیر میں کمایا جاتا ہے اس سے جلدی گم ہو جاتا ہے۔
- چوہے کو نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہ بھی ہاتھی جیسا سایہ ڈال سکتا ہے۔
- جو کام ادھورا کیا جاوے اُس کو دوبارہ کرنا چاہیئے۔
- طوفان کے بعد آرام آتا ہے
- سب لوگ جو ایک شخص کو اچھا کہتے ہیں دوست ہی نہیں ہیں۔
- سب کچھ جو چمکتا ہے سونا ہی نہیں ہے
- ہر کام جو دل سے کیا جاوے وہ آسان ہے
- جس کا انجام اچھا ہو وہ سب کچھ اچھا ہے
- جب تک گھاس اُگے گائے فاقہ مرے
- جو لذیذ خوراک سے محبت کرتے ہیں بھکاری ثابت ہوں گے۔
- جو ہوا کی طرف تھوکتا ہے اپنے منہ پر تھوکتا ہے
- دانا آدمی جو چیز ان کو نہیں مل سکتی اس کی پرواہ نہیں کرتے۔
- تکلیفوں کو خاک پر مگر مہربانیوں کو سنگ مرمر پر لکھو۔
- جو بیوی سے بچ رہتا ہے وہ بلی کھا جاتی ہے
- جب شراب داخل ہوتی ہے عقل خارج ہو جاتی ہے۔
- جسکی اصلاح نہ ہو سکے اسکو برداشت کرنا چاہیئے۔
- بدنامی کی نسبت گمنامی بھلی ہے۔
- مچھر چھان لینا اور اونٹ نگلجانا۔

تعارف

ہمایوں نامہ

کتاب کا نام ہے ہمایوں نامہ اور اس کی مصنفہ ہیں گلبدن بیگم۔ مغل بادشاہ اکبر کی آنٹی جن کی وفات ۱۶۰۳ء میں ہوئی۔ کہتے ہیں کہ اکبر نے تاریخ لکھوانے کے لئے ابوالفضل کو مقرر کیا تو گلبدن بیگم نے کہا کہ وہ بابر اور ہمایوں کے دور کی یاد داشتیں لکھیں۔ یہ کتاب اسی لحاظ سے بھی دلچسپ ہے کہ کسی درباری نے نہیں لکھی بلکہ ایک خاتون رشتہ دار نے لکھی ہے اور اپنے باپ اور بھائی کے متعلق لکھی ہے۔ ۱۹۰۹ء میں اس کا فارسی متن اور انگریزی ترجمہ لندن سے شائع ہوا تھا اور ترجمہ نگار نے ان تمام اشخاص کے متعلق سوانحی نوٹ شامل کر دئیے تھے۔ جن کا اس میں ذکر ہے۔ موجودہ اردو ترجمہ عثمان حیدر مرزا کا کیا ہوا ہے اور یہ اب دوسری دفعہ شائع کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے یہ ترجمہ ۱۹۲۳ء میں شائع ہوا تھا۔

ایک خاتون کی تصنیف ہونے کی وجہ سے اس میں جنگوں اور جھگڑوں کا ذکر مفقود ہے اور مجلسوں کا ذکر نمایاں ہے لوگ کس طرح مل بیٹھتے تھے۔ کیسے کپڑے پہنتے تھے۔ کس قسم کی گفتگو کرتے تھے۔ اور ان کے اپنے خاندانوں میں کیا تعلقات تھے۔ یہ ساری باتیں اس کتاب میں ملتی ہیں۔ اس کتاب میں مغل بادشاہوں کا طرز بودوباش نہایت واضح ہو کر سامنے آتا ہے اور محلاتی سازشیں بھی کتاب میں موجود ہیں۔ اور یہ ساری باتیں نہایت شستہ زبان میں اور شائستگی سے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔ اس کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ ہمایوں نے حمیدہ بانو سے شادی کی تجویز پیش کی تو حمیدہ بانو نے انکار کر دیا اگرچہ بعد میں وہ اس کی بیوی تو بن گئی لیکن پہلی دفعہ انکار سے یہ بات سامنے لائی گئی ہے کہ ان دنوں بھی لڑکیاں اپنی رائے دیتی تھیں۔ اس کتاب میں جو تفاصیل پیش کی گئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ ہمایوں ایک بردبار شخص تھا اگرچہ وہ فیصلے کرنے میں کمزور تھا۔ گھر کے افراد سے اور دربار کے لوگوں سے اسے پیار تھا کتاب خاص طور پر ان لوگوں کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہے جو مغل بادشاہوں کی ثقافتی تاریخ سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

طب و صحت

پولیو کے ڈراپس

محکمہ صحت کے زیر اہتمام یکم اکتوبر کو ملتان شہر میں پولیو کے مرض کے خلاف مہم چلائی جائے گی۔ اور ملتان چھاؤنی میں اس مہم کا آغاز یکم نومبر سے کیا جائے گا۔ تمام ایسے بچے جن کی عمریں پانچ سال سے کم ہوںگی انہیں پولیو ڈراپس دئے جائیں گے اس سلسلے میں ۵۸۵ موبائل ٹیمز ملتان شہر کے لئے بنائی گئی ہیں اور ۶۳ چھاؤنی کے حلقہ کے لئے یہ ٹیمیں ہر گھر پر جائیں گی اور مونسپل کارپوریشن اپنا پورا پورا تعاون دے گی۔ تاکہ یہ مہم کامیاب رہے۔ اس دن کے لئے میئر مونسپل کارپوریشن کی صدارت میں ایک میٹنگ ہوئی تھی۔ اور اس میٹنگ کے شرکاء مختلف محکموں کے افراد تھے۔ یعنی جن کا تعلق زیادہ تر صحت کے شعبے سے ہے۔ اس موقعہ پر بتایا گیا تھا کہ اگر یہ ڈراپس نہ دئے جائیں تو ۴۰ فی صد بچے سکول جانے کی عمر تک پہنچنے سے پہلے فوت ہو جاتے تھے۔ اب اس میں خاص کمی ہو گئی ہے۔ امریکہ کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ وہ تمام ایسے لوگوں کو ایک ہزار ڈالر دے گی جو اپنے کسی علاقے میں پولیو کیس کے متعلق حکومت کو بتائیں گے۔ یہ بات بتانے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں اس بات کا احساس پیدا ہو کر اس بیماری سے محفوظ رہنے کے لئے انتہائی لازمی ہے کہ پہلے احتیاطی تدابیر کرلی جائیں۔ جن میں سے سب سے اہم تدبیر یہ ہے کہ انہیں پولیو ڈراپس دئے جائیں حقیقت یہ ہے کہ یہ بیماری جس طرح انسان کو اپاہج کر دیتی ہے اگر اس کا پہلے ہی احساس کر لیا جائے تو یقیناً اس سے بچنے کے لئے ہر قسم کی تگ و دو کی جائے گی۔ اس احساس کو اجاگر کرنا نہایت ضروری ہے اور جس طرح ملتان میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے اسی طرح ملک کے دیگر حصوں میں بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے۔

اگر آپ تعلیم حاصل کر رہے ہیں تو اپنے سے ایک درجہ کم طالب علم کو کچھ وقت دیجئے اور اس کی تعلیمی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کیجئے۔ اس سے آپ کا علم بھی پختہ ہوگا اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکی جزا بھی ملے گی۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک چھوٹی سی بات

اسلامیہ کالج برانڈرتھ روڈ لاہور میں ایف۔اے میں تعلیم کے دوران ویسے تو انگریزی کا مضمون پروفیسر حمید احمد خان صاحب جو بعد میں پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہو گئے تھے، پڑھایا کرتے تھے لیکن ان کی معاونت کے لئے ایک بالکل نوجوان لیکچرر بھی کچھ روز انگریزی پڑھاتے۔ یہ لیکچرر صاحب ایم۔اے کرتے ہی تدریسی کے کام میں مصروف ہو گئے ان کی ایک دو باتیں ہمیشہ یاد رہتی ہیں۔ یہاں صرف ایک بات کا تذکرہ کرتا ہوں۔

وہ یہ کہ ایک دن انہوں نے یہ کہہ کر ساری کلاس کو حیران کر دیا کہ کالج پڑھائی کے لئے نہیں ہوتے۔ یہ کہہ کر شاید وہ سپنس پیدا کرنے کے لئے کچھ دیر خاموش رہے پھر کہنے لگے پڑھائی کی صرف چاٹ لگانے کے لئے ہوتے ہیں۔ اگر کوئی کالج کسی طالب علم کو پڑھائی کی چاٹ لگا دے تو اس نے واقعی ایک اچھے طالب علم کو صحیح خطوط پر تعلیم دی ہے۔ اور اگر طالب علم صرف کالج کی کتابیں پڑھ کر اور امتحان پاس کر کے اپنے کسی کام میں مصروف ہو جائے اور پھر کبھی کتابوں کو ہاتھ نہ لگائے تو کہا جا سکتا ہے کہ کالج نے اس کے لئے کچھ نہیں کیا۔

یہ بات سنی تو سب نے لیکن میں نے پلّے باندھ لی اور یہ خدا کا فضل ہے کہ کالج کی تعلیم کے بعد بھی لکھنے لکھانے کا شوق رہا۔ اور عمر بھر زیادہ وقت اسی مشغلے میں گذرا۔ شاید میں نے پہلے بھی کہیں یہ بات کہی ہے کہ میں ربوہ سے ٹرین میں بیٹھا تو جس کمرے میں داخل ہوا وہاں دو تین۔ بنچ طلباء کے لئے ریزرو لگتے تھے۔ طلباء تھے اور ان کے ایک دو استاد میں ان کے پاس کھڑا تھا۔ وہ کہنے لگے یہ طلباء کے لئے جگہ ہے۔ آپ کہیں اور چلے جائیے۔ میں نے انہیں اس لیکچرر کا حوالہ دے کر کہا کہ انہوں نے یہ بات کی تھی اور خدا کا شکر ہے کہ مجھے پڑھائی کی چاٹ لگ گئی اور میں اب تک اپنے آپ کو طالب علم ہی سمجھتا ہوں۔ اساتذہ مسکرائے انہوں نے دو طالب علموں کو اشارہ کیا کہ وہ کہیں اور جا بیٹھیں اور مجھ سے کہنے لگے کہ آپ یہاں تشریف رکھیں۔ مجھ پر اب بھی اس لیکچرر کی اس بات کا اتنا اثر ہے کہ اب جبکہ میں دفتر روزانہ ٹانگے پر آتا جاتا ہوں جب میں کسی نوجوان کو ٹانگہ چلاتے پاتا ہوں تو اس سے اس کی تعلیم کے بارے میں پوچھتا ہوں اور اس بات میں میری دلچسپی ہوتی ہے کہ اس نے تعلیم کیوں چھوڑ دی۔ پھر میں بلا استثنیٰ ان سب نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ آپ ٹانگے میں کوئی چھوٹی چھوٹی کتابیں رکھ لیں یا کوئی اخبار رکھ لیں۔ یا کوئی آسان سا رسالہ رکھ لیں اور جب بھی آپ کو کہیں ٹانگہ کھڑا کرنا پڑے اور کچھ دیر وہاں کھڑا رہنا پڑے آپ وہ کتابیں رسالے یا اخبار پڑھنا شروع کر دیا کریں۔ مقصد میرا یہ ہوتا ہے کہ اگرچہ انہوں نے پڑھائی تو ترک کر دی ہے یعنی سکول تو یہ نہیں جاتے لیکن اگر انہیں پڑھائی کی چاٹ لگ جائے تو یہ یقیناً آہستہ آہستہ خاصا علم حاصل کر سکیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اول تو تعلیم کو جاری رکھا جائے یعنی سکولوں اور کالجوں میں۔ اس کے بعد بھی مطالعے کی عادت رہنی چاہیئے لیکن اگر سکول اور کالج کے دوران تعلیم کسی نہ کسی وجہ سے چھوڑ دی جائے تو کم از کم علم تو حاصل کرتے رہنا چاہیئے اور اس کی یہی صورت ہے کہ پڑھائی کی چاٹ لگ جائے۔ خدا کرے کہ ہم سب کو پڑھائی کی چاٹ لگ جائے۔ ہم پڑھیں۔ اور پڑھتے ہی رہیں اور اپنا زیادہ وقت کتابوں کی سوسائٹی میں صرف کریں۔ ان سے نہایت آسانی سے ہم اچھی اچھی باتیں سیکھ سکتے ہیں اور ہمیں اچھی اچھی باتیں بتاتے ہوئے انہیں کبھی غصے کی کیفیت میں آنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ گویا کہ ماحول زیادہ تر خوشگوار رہتا ہے۔ ہمارا بھی اور کتاب کا بھی۔ بس پڑھائی کی چاٹ بہت ضروری ہے جس لیکچرر کا میں نے ذکر کیا ہے وہ بعد میں ساہیوال میں کالج کے پرنسپل ہو گئے تھے اور ایک دفعہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب صدر انصار اللہ مرکزیہ کے ساتھ ساہیوال جانے کی سعادت حاصل ہوئی تو مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب کی معیت میں حضور نے اس کالج کو شرف ملاقات سے نوازا۔ خاکسار بھی حضور کے ہمراہ تھا اور ایک لمبے عرصے کے بعد اس محسن لیکچرر کو پھر دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اس کے کچھ ہی دیر بعد یہ صاحب وفات پا گئے۔

(ن۔س)

بقیہ اسی صفحہ کے کالم ۴ سے آگے

علاقے میں آگ لگ جاتے تو یقیناً وہ بہت بڑی تباہی کا سامان ہو سکتی ہے اور اس سے نہ صرف جنگلات کے درخت ضائع ہو جاتے ہیں بلکہ آگ کی گرمی اور دھوئیں سے ماحولیات پر بھی خاصا اثر پڑتا ہے اور اس طرح اس قسم کی آگ نہایت خطرناک نتائج پیدا کرتی ہے

شذرات

پانی اور کلورین

امریکہ کے ایک تحقیقات کرنے والے گروپ نے کہا ہے کہ اگرچہ گذشتہ صدی میں پانی کو صاف کرنے کے لئے کلورین کا جو استعمال شروع کیا گیا تھا وہ ناقص ثابت ہوا ہے۔ کہا یہ گیا کہ اس کا اثر نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے اور وہ اس طرح کہ اس سے کینسر کی بیماری لاحق ہو سکتی ہے۔ یہ بات کہی جانے کے دو ماہ بعد ایک کانفرنس میں جو واشنگٹن میں منعقد کی گئی اور جہاں تین سو سے زیادہ سائنسدان انجینئر اور پبلک افسران موجود تھے اور جن کا تعلق دنیا کے کم از کم ۳۵ ممالک سے تھا۔ نے مقالے پر مقالہ پڑھ کر یہ بتایا کہ بے شک کلورین کے کچھ نقصانات بھی ہیں لیکن اس کے فوائد نقصانات سے بہت زیادہ وزنی ہیں۔ امریکہ کے ماحولیات کے تحفظ کی ایجنسی کے ایک انجینئر جن کا تعلق آبی امور سے ہے نے بتایا کہ اگر کلورین کے بغیر زمین کی سطح سے پانی حاصل کیا جائے۔ یعنی جھیلوں اور دریاؤں سے تو اس کا خطرہ ایک سو سے ایک ہزار گنا اس سے زیادہ ہے جو کلورینیٹڈ واٹر سے ہے۔ پان امریکن ایجنسی کے صحت کے ڈائریکٹر نے اس موقعہ پر بتایا کہ پیرو (PERU) میں ۱۹۹۱ء میں ہیضہ کی جو وباء پھوٹی تھی اور جو اب ۱۶ لاطینی امریکی ملکوں تک پھیل چکی ہے نے پانچ ہزار افراد کو ہلاک کر دیا تھا۔ اور پانچ لاکھ نوے ہزار دیگر افراد اس سے متاثر ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بیماری پانی سے لگتی ہے اور اگر کلورین کا استعمال کیا جاتا تو اس کو کنٹرول کیا جا سکتا تھا۔ ترقی پذیر ممالک کے سرکاری افسر یہ سوچ رہے ہیں کہ کیا کلورین کے ذریعے پانی کو صاف کرنا بند کر دیا جائے جب تک کہ اس سے بہتر کوئی چیز مہیا نہیں ہو جاتی۔ اس بات پر بھی تجربے کئے جا رہے ہیں کہ کلورین کی کتنی مقدار استعمال کی جانی چاہیئے۔ یہ بات امریکہ سے متعلق ہے۔ لیکن تیسری دنیا کے لوگوں سے کہا گیا ہے کہ وہ پانی کی بیماری سے بچنے کے لئے کلورین ضرور استعمال کریں۔

کانفرنس کو بتایا گیا کہ افریقہ کے ۸۰ کروڑ لوگوں میں سے صرف ۵ فیصد ایسے ہیں جنہیں پینے کے لئے صاف اور محفوظ پانی میسر آتا ہے۔ جبکہ امریکہ کینیڈا اور مغربی یورپ میں ۹۰ فیصد سے زیادہ لوگوں کو یقینی طور پر صاف اور محفوظ مل جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم یہ دیکھیں اس طرح پانی صاف کرنے سے نقصان کتنا ہوا اور فائدہ کتنا تو ہم یقیناً نقصان کم پائیں گے اور فائدہ زیادہ۔ انہوں نے مزید کہا کہ افریقہ میں پانی دور سے لایا جاتا ہے یا پانی کی پائپیں بعض اوقات کٹ جاتی ہیں یعنی ان میں سوراخ ہو جاتے ہیں تو اس سے بھی پانی آلودہ ہو جاتا ہے۔ آئندہ کے پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایسی جگہیں۔ جہاں آبادی بہت زیادہ ہے۔ وہاں پر پانی لوگوں کے قریب سے قریب مہیا کیا جائے گا۔

پولینڈ میں آگ

یورپ کی سب سے بڑی آگ جنوبی پولینڈ میں لگی ہوئی ہے۔ اس آگ کو بجھانے کے لئے آٹھ ہزار افراد جن میں پولیس اور فوج کے سپاہی بھی شامل ہیں۔ کوشش کر رہے ہیں۔ یہ آگ ۲۵ ہزار ایکڑ پر پولینڈ کے جنوبی صوبے کاٹووس KATOWICE میں لگی ہوئی ہے اور یہ بات وہاں کے ٹیلیویژن نے نشر کی ہے کہا جاتا ہے کہ یہ آگ جو پولینڈ کی سب سے بڑی آگ ہے کاٹووس کے صوبے میں ہر جگہ اس کا دھواں نظر آ رہا ہے۔ یہ وہ صوبہ ہے جہاں پولینڈ کے کوئلے اور فولاد کی صنعتیں ہیں۔ اس آگ کے بجھانے میں تین آگ بجھانے والے ہلاک ہو چکے ہیں اور نصف درجن کے قریب گاڑیاں تباہ ہو گئی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس علاقے کے علاوہ شمالی مرکزی تیلا صوبہ میں ۶ ہزار ہیکٹر یعنی ۱۵ ہزار ایکڑ رقبے پر بھی آگ لگی ہوئی ہے اور جرمنی کی سرحد پر واقع زیلونا گورا ZIELONA GORA صوبے میں بھی آگ بھڑکی ہوئی ہے۔ ان آگوں کے ذریعے ایک لاکھ ایکڑ جنگل کا رقبہ تباہ ہو گیا ہے۔ کچھ حصہ باقاعدہ آگ سے اور کچھ باقی آگ کے دھوئیں سے۔ کہتے ہیں کہ اس موسم گرما میں وہاں کا درجہ حرارت بہت زیادہ تھا اور بارشیں نہ ہونے کے برابر تھیں۔ جہاں درجہ حرارت بھی زیادہ ہو اور بارشیں بھی نہ ہوں۔ اور ایسی حالت میں کسی جنگل کے

باقی اسی صفحہ کے کالم ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی بہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۵۵۶ میں عزیزہ صدیقہ زوجہ راجہ عبدالوہاب صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۲/۱ دارالرحمت شرقی ا ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۳-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر /۵۰۰۰ روپے بذمہ خاوند /۱۲۵۰۰ اور /۲۵۰۰ وصول کر کے خرچ شد۔ (۲) زیورات طلائی ۲۹ تولہ مالیتی /۹۴۲۵۰ روپے (۳) گھڑی مالیتی /۵۰۰۰ کل جائیداد /۹۷۲۵۰ روپے۔ ترکہ والد ۲۰ کنال زرعی زمین ۱۰ مرلہ کا مکان واقع دارالبرکات ربوہ جس کے وارث ۳ بھائی ۳ بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ عزیزہ صدیقہ ۲۲/۱ دارالرحمت شرقی ا ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالشکور جاوید سیکرٹری مال ۲۲/۱۹ دارالرحمت شرقی ا ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالحکیم ۲۲/۵ دارالرحمت شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۵۵۷ میں شکیل احمد صدیقی ولد بشیر احمد صاحب صدیقی قوم قریشی پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱-۳-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ شکیل احمد صدیقی ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ نصیر احمد وصیت نمبر ۲۶۵۷۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ حافظ عبدالکریم وصیت نمبر ۲۶۵۹۷۔

مسل نمبر ۲۸۵۵۸ میں محمد سلیم ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب ۳/۱ چرغہ ہاؤس دارالبرکات ربوہ۔ قوم راجپوت پیشہ دکانداری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳/۱ چرغہ ہاؤس دارالبرکات ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۱۱-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) بنک بلڈنگ نمبر ۶۵۶-۶۵۷ واقع بازار لوہاراں جھنگ صدر کا ۱/۶ حصہ مالیتی /۱۹۰۸۰۰ روپے (۲) مکان نمبر ۱۴۷ فضل سٹریٹ جھنگ صدر کا بالائی حصہ کا ۱/۶ کل مالیتی /۶۷۹۲۰ روپے۔ (۳) زرعی زمین ۳ ۱/۲ ایکڑ واقع چک نمبر ۲۰ ضلع تھرپارکر /۳۵۰۰۰ روپے (۴) سرمایہ دکان /۵۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۲۰۰۰ روپے ماہوار بصورت دکان مل رہے ہیں۔ اور مبلغ /۲۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد سلیم ۳/۱ چرغہ ہاؤس دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر ۱۔ مرزا البشیر احمد صاحب صدر محلہ دارالبرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد ادریس ۲/۱۵ دارالبرکات ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۵۵۹ میں مقصود احمد عارش باجوہ ولد محمد یوسف باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت ۱۲ دسمبر سنہ ۹۱ء ساکن ۱/۱۴ دارالرحمت غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۵-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۷۰۰ روپے ماہوار بصورت خرچ از دادا جان مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مقصود احمد عارش باجوہ ۱/۱۴ دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ صوفی بشارت الرحمٰن وصیت نمبر ۶۰۵۹۔ گواہ شد نمبر ۲۔ میجر سعید احمد وصیت نمبر ۲۴۶۵۰۔

مسل نمبر ۲۸۵۶۰ میں امتیاز احمد صاحب ولد محمد مالک صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ پنشنر عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۷۷-۷-۱ ساکن چک نمبر ۳۰ آر۔۳ ضلع بہاولنگر حال ۱۹/۷ دارالصدر ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۴-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) ۳ ایکڑ زمین واقع چک نمبر ۳۲ آر۔۳ مربع نمبر ۲ ضلع بہاولنگر مالیتی /۳۶۰۰۰ روپے۔ (۲) پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلہ واقع دارالنصر غربی ربوہ مالیتی /۶۰۰۰۰ روپے۔ (۳) نقد رقم بنک میں موجود ہے /۵۰۰۰۰ روپے۔ (۴) ایک کار جو ٹیکسی کے لئے رکھی ہوئی ہے مالیتی /۵۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ /۸۴۰۰+/۳۰۰۰۰ روپے سالانہ بصورت پنشن و آمد از ٹیکسی مل رہے ہیں اور مبلغ /۱۶۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ امتیاز احمد مکان نمبر ۱۹/۷ دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری عبدالعزیز باجوہ ۱۲/۷ دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری برکت علی ننگلی وصیت نمبر ۳۵۴۷۔

بقیہ: صدا سے آگے

کا مربع اس کی ذات ہے۔ ہر حمد خدا تعالیٰ کی طرف لوٹتی ہے۔ (از خطبہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۹۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ ۱۲ ستمبر گذشتہ روز سارا دن دھوپ نکلی رہی۔ آج بھی صبح سے دھوپ نکلی ہوئی ہے۔ جس سے گرمی کا احساس بڑھ رہا ہے۔

○ بارش اور سیلاب کا پانی ملک کے بالائی حصوں میں تباہی مچانے کے بعد اب زیریں حصوں کی طرف بڑھ رہا ہے جہاں ممکنہ سیلاب سے بچنے کے لئے تمام حفاظتی اقدامات کر لئے گئے ہیں۔ آبادیوں کو محفوظ جگہوں پر بھیجا جا رہا ہے۔ زیریں علاقوں جھنگ، ملتان، لیہ، سرگودھا، بہاولپور وغیرہ میں فوج بھیج دی گئی ہے۔

○ پنجاب اور سرحد کے متاثرہ علاقوں میں فوج سول انتظامیہ کی مدد کر رہی ہے۔ بڑے پیمانے پر امدادی کارروائی کی جا رہی ہے ایسے علاقے جہاں رسائی ممکن نہیں فوجی ہیلی کاپٹروں کے ذریعے امداد پہنچائی جا رہی ہے۔ فوجی کمانڈوز نے ربڑ کی کشتیوں کے ذریعے ایسے لوگوں کو بچایا جو درختوں اور گھروں کی چھتوں پر پناہ لئے ہوئے تھے۔ منگلا کے علاقے میں فوجی طیاروں نے نیچی پروازیں کر کے متاثرین کو امداد پہنچائی مویشیوں کے لئے چارہ کی فراہمی کے بھی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

○ مری بارڑیاں نتھیا گلی اور مانسہرہ گڑھی حبیب اللہ روڈ کو صاف کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ جی ٹی روڈ پر لاہور اور راولپنڈی کے درمیان ٹریفک بحال کر دی گئی ہے۔ ڈیرہ غازی خان کے قریب انڈس ہائی وے ۲ کلو میٹر تک پانی میں ڈوبی ہوئی ہے

○ ضلع جھنگ میں جہاں سے سیلابی پانی کا ریلا ۱۲، ۱۳ ستمبر کو گذرے گا تمام انتظامات کر لئے گئے ہیں۔ قصبہ اٹھارہ ہزاری کے بند کو مختلف مقامات پر توڑنے کا فیصلہ کیا گیا ہے تاکہ تریموں ہیڈ کو بچایا جا سکے۔ تریموں کی گنجائش ۵ لاکھ کیوسک پانی ہے جبکہ پانی کا ریلا ۱۵ لاکھ کیوسک پانی پر مشتمل ہے علاقے میں ۳۵ امدادی کیمپ قائم کر دیئے گئے ہیں۔

○ ایبٹ آباد کے قریب کیری گاؤں میں تودے گرنے سے ۲۱ افراد اور بٹنگی میں تودے گرنے سے ۵۰ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ جہلم اور چناب میں شدید سیلاب آنے سے علاقے میں زبردست تباہی مچ گئی۔ کوہالہ اور منگلا کے پلوں سمیت کئی پل اور بند ٹوٹ گئے۔ متعدد بستیوں کا نام ونشان مٹ گیا۔ سڑکیں اور ریلیں بند ہو گئیں۔ ۴۳ سال میں اس سیلاب کو سب سے ہولناک قرار دیا جا رہا ہے۔ سینکڑوں افراد ہلاک اور ہزاروں لاپتہ ہوئے ہیں۔ سیلاب کا پانی جہلم شہر سرائے عالمگیر، وزیر آباد، خوشاب، منڈی بہاؤالدین اور دیگر کئی شہروں میں داخل ہو گیا۔ کوہالہ اور منگلا سمیت کئی پل بہہ گئے۔ جی ٹی روڈ پر ۲ دن ٹریفک بند رہی۔ گجرات، سرگودھا، جھنگ چکوال اور خوشاب کے علاقوں میں زبردست تباہی مچ گئی۔ جہلم کے پل کے اوپر سے پانی گذر رہا ہے۔

○ آزاد کشمیر کے علاقوں میں سیلاب سے غیر معمولی تباہی اور جانی نقصان ہوا ہے۔ تمام بڑے پل سیلاب میں بہہ گئے ہیں۔ منگلا جھیل میں پانی خطرے کی حد سے بلند ہونے کی وجہ سے ڈیم کے تمام دروازے کھولنے پڑے جس سے میرپور اور منگلا کے نشیبی علاقے زیر آب آگئے۔ میرپور کی کئی بستیاں سیلاب میں بہہ گئیں۔

○ سیلاب کی وجہ سے تیز گام، خیبر میل چناب، اباسین اور راولپنڈی ایکسپریس گھنٹوں مختلف سٹیشنوں پر کھڑی رہیں۔ کراچی اور پشاور کے درمیان ریلوے ٹریفک ۱۰ گھنٹے معطل رہی۔

○ واپڈا کے چیف انجینئر نے بتایا ہے کہ دریائے جہلم میں تاریخ کا یہ شدید ترین سیلاب ہے ۱۹۵۹ء میں دریائے جہلم میں ۸ لاکھ ۷۵ ہزار کیوسک پانی آیا تھا اور اب سوا دس لاکھ کیوسک پانی بہہ رہا ہے۔

○ ضلع سیالکوٹ میں توی، نالہ ایک، نالہ پلکھو میں سیلاب سے سینکڑوں دیہات زیر آب آگئے۔

○ وزیر اعظم نے وزیر اعلیٰ پنجاب کے ہمراہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا۔ بعد ازاں وزیر اعظم عمرہ کرنے کے لئے اپنے اہل خانہ سمیت ذاتی دورے پر سعودی عرب روانہ ہو گئے۔ جہاں انہوں نے خانہ کعبہ میں نوافل ادا کئے۔ خانہ کعبہ کا دروازہ خصوصی طور پر ان کے لئے کھولا گیا۔ بعد ازاں وزیر اعظم مدینہ منورہ تشریف لے گئے جہاں انہوں نے مزار نبوی صلے اللہ علیہ وسلم پر حاضری دی۔

○ میرپور دینہ اور جہلم میں سیلاب کا سبب منگلا جھیل سے ۹ لاکھ کیوسک پانی کا چھوڑا جانا ہے اگر ایسا نہ کیا جاتا تو منگلا ڈیم ٹوٹ جانے کا خطرہ تھا۔

○ پارلیمانی سیکرٹری برجیس طاہر نے قومی اسمبلی میں ایم کیو ایم کے ٹارچر سیلوں کی فہرست پیش کر دی ہے۔ اس کے مطابق مسٹر الطاف حسین اور ان کے ۱۲۰ ساتھی ۲۱ ٹارچر سیل چلاتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کافی ثبوت ملنے پر مسٹر الطاف حسین کو گرفتار کر لیں گے۔

○ ملک بھر میں یوم عید میلاد النبی عقیدت و احترام سے منایا گیا۔ اسلام آباد میں ایک قومی سیرت کانفرنس ہوئی جس کی صدارت صدر مملکت نے کی۔ اس میں اقوام متحدہ اور غیر جانبدار ملکوں کی تنظیم سے اپیل کی گئی کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں بند کرنے کے لئے بھارت پر دباؤ ڈالیں۔ مختلف شہروں میں عید میلاد کے جلوس نکالے گئے۔

○ ملک میں قائد اعظم کا یوم وفات منایا گیا۔ مزار قائد اعظم پر اہم شخصیات نے حاضری دی۔

○ امریکہ نے بوسنیا میں امدادی طیاروں کی پرواز میں رکاوٹیں دور کرنے کے لئے ایک حفاظتی زون بنانے کی تجویز پیش کی ہے۔

○ صومالیہ میں قحط کی صورتحال مزید خراب ہو رہی ہے جس کی وجہ سے عالمی ادارے ریڈ کراس نے امدادی سامان کی رقم دگنی کر دی ہے۔

○ امریکہ کے صدر بش نے سعودی عرب کو ۷۲ ایف سولہ طیارے دینے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے یہ فیصلہ اس فیکٹری کے کارکنوں کے روزگار اور عالمی امن کی خاطر کیا ہے۔

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
فون ۶۳۲۵۵۱۱
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)
کراچی
پروپرائیٹرز
میاں عبداللطیف شاہکوٹی
اینڈ سنز

بلڈ پریشر کی خالص یونانی دوا
قیمتی جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ اور
سنتھیٹک کیمیاوی اجزاء سے پاک
تسکین کیپسولز
احمد یونانی دواخانہ
رحمت بازار۔ ربوہ

پتہ